خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 30۔ دسمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 298 | سوموار 18 شعبان۔ 1417ھ 30 فتح 1375ھش 30 دسمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں اہل ربوہ کے دینی مشاغل

مورخہ 26۔ 27۔ اور 28 دسمبر کو جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام اہل ربوہ نے دینی مشاغل اور عبادات میں زیادہ توجہ اور انہماک سے گزارے۔ صدر صاحب عمومی ربوہ کی طرف سے اہل ربوہ کو بذریعہ سرکلر اس دینی پروگرام کی اطلاع قبل از وقت کردی گئی تھی چنانچہ بیت المبارک سمیت ربوہ کی بیوت الذکر میں آخر شب کی باجماعت عبادت کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ جس میں اہل ربوہ نے بھرپور دینی ذوق شوق سے شرکت کی۔ بعض بیوت میں معمول سے بھی زیادہ رونق آخر شب کی عبادت میں تھی۔ اس مقصد کے لئے اطفال و خدام نے صبح محلوں میں پھر کر احباب کو جگانے کا اہتمام کیا۔ فجر کے بعد درس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔ اور احباب جماعت نے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں یہ تینوں دن گزارے۔

بیت المبارک میں فجر کے بعد درس حدیث کا انتظام نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تینوں دن کے پروگراموں میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کا خصوصاً اہتمام کیا گیا۔

قادیان کے سالانہ جلسے کے آخری دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب

اس سال کے 5 ماہ میں بھارت میں 52 ہزار افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں

میں یقین دلاتا ہوں کہ اس صدی میں ایسی فتوحات حاصل ہونگی کہ آنے والی صدی خود بخود اس کے قدموں میں جھک جائے گی

وہ منافق ہیں جو کہتے ہیں کہ بھولے بھالے لوگوں کو بغیر بتائے بیعتیں کروائی جا رہی ہیں

لندن: 28 دسمبر 1996ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے انکشاف فرمایا ہے کہ اس سال کے پانچ ماہ میں بھارت میں 52 ہزار افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جبکہ اس سے پچھلے سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی بار ایک سال میں ایک لاکھ افراد بھارت میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت صاحب لندن سے قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے اختتامی خطاب ارشاد فرما رہے تھے جو ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا بھر کے ممالک میں لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا۔ حضرت صاحب کا خطاب اردو میں تھا جبکہ چار زبانوں انگریزی، عربی، بنگالی اور فرانسیسی میں اس کارواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا جا رہا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ تمام دنیا سے جو اطلاعات مل رہی ہیں ان کے مطابق جگہ جگہ قادیان کی شکل کے چھوٹے چھوٹے جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ ربوہ میں بھی مرد اور خواتین جوق در جوق اکٹھے ہو رہے ہیں۔

حضرت صاحب نے دعوت الی اللہ کے موضوع پر خطاب فرمایا اور احمدی داعیان الی اللہ کو شاہد، مبشر اور نذیر بننے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ذاتی تعلق کے قیام کے بغیر اور ذاتی تعلق کی خواہش پوری کئے بغیر کوئی تبشیر نہیں ہو سکتی۔ آپ کو ایک ایسی طمانیت حاصل ہونی چاہئے جو آپ کی آنکھوں سے، زبان سے اور قوت قدسیہ سے ظاہر ہو کہ دیکھنے والا جان لے کہ یہ وہ شخص ہے جس کو طمانیت حاصل ہو رہی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ جب یہ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص آپ پر مظالم توڑتا ہوا ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہے تو یہ امر آپ کی دعوت الی اللہ میں کمی کا موجب نہیں بننا چاہئے۔ اگر کوئی تبشیر یا انذار دونوں سے ہی فائدہ نہ اٹھا رہا ہو تو تب بھی دعوت الی اللہ سے ہاتھ نہیں کھینچنا چاہئے۔ ایسے موقعے پر چاہئے کہ دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اللہ کے ذریعے سے وہ طاقت چاہو جو دلوں کو بدل دے۔

حضرت صاحب نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے اندر بھی ایسے منافق ہوں گے جو تمہیں دعوت الی اللہ سے یہ کہہ کر ہٹانے کی کوشش کریں گے کہ تم لوگ صحیح طور پر بتاتے ہی نہیں کہ ہم کیسے کافر ہیں اور یونہی بیعتیں کراتے جاتے ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ باتیں کرنا منافقت ہے۔ دنیا کا کون سا حصہ ہے جہاں احمدیت کے مخالف نہیں پہنچے۔ افریقہ میں تو ایسے ریڈیو سٹیشن شروع ہو چکے ہیں جہاں احمدیت کی مخالفت دن رات ہوتی ہے۔ یہی حال ہندوستان کا ہے۔ مخالفین جتھے بنا بنا کر دیہاتوں میں جاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا وہ منافق ہیں جو گھر بیٹھے یہ الزام لگاتے ہیں کہ بھولے بھالے لوگوں سے بیعتیں کرائی جا رہی ہیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی جگہ نومبایعین کو احمدیت کے بارے میں ساری مثبت باتوں کا پتہ نہ ہو۔ لیکن یہ ضرور ہوتا ہے کہ ان کو احمدیوں کے بارے میں پھیلائی گئی ساری منفی باتوں کا پتہ ہوتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ہندوستان کے بارے میں دعوت الی اللہ کی کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور فرمایا کہ پچھلے دو سالوں میں ہماری رفتاریں اللہ نے بڑھا دی ہیں اب تو ہم فضائی دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ آج تیز رفتاری کا دور ہے اسی لئے اللہ نے ہماری رفتاریں بڑھا دی ہیں۔ یہ باتیں آسمان سے اتری ہیں یہ خدا کا کلام ہے جو حضرت بانی سلسلہ کی زبان پر جاری ہوا ہے۔

حضرت صاحب نے پچھلے سال کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں 105 نئی جماعتیں 219 مقامات پر قائم ہوئی ہیں۔ نئے علاقوں میں احمدیت کے نفوذ میں صوبہ پنجاب اول رہا ہے جہاں 75 نئے دیہات میں احمدیت قائم ہوئی ہے۔ اس کے بعد یوپی میں 59 نئے مقامات پر احمدیت کا جھنڈا گاڑا گیا ہے۔ بیوت الذکر میں 31 کا اضافہ ہوا ہے ان میں سے 17 نئی بنائی بیوت عبادت گزاروں کے ساتھ مل گئی ہیں۔ اب ہندوستان میں احمدی بیوت الذکر کی تعداد 281 ہو چکی ہے جبکہ اس سے پہلے سو سے کچھ اوپر تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بیرون پاکستان وقف جدید کا بیشتر حصہ ہندوستان اور افریقہ کے لئے وقف ہے۔ اس سال کے پانچ ماہ میں جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سال بھارت کا ٹارگٹ دو لاکھ ہے جبکہ اب تک 52 ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ بیعتوں کے لحاظ سے اول بنگال اور آسام ہے جہاں سے 27 ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے میں محترم مشرق علی صاحب کا نام لینا لازم ہے۔ ان کو دعوت الی اللہ کی ایسی لگن ہے کہ ان کا اوڑھنا بچھونا یہی ہے۔ اس لگن میں ہر

باقی صفحہ 7 پر

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے 15 لاکھ ڈالر کی مالی تحریک

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 27۔ دسمبر 1996ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ کے دوران وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کیا اور مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے 15 لاکھ ڈالر کی مالی تحریک کا اعلان فرمایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مشرقی یورپ کے ممالک میں بیوت الذکر قائم کرنے مشن ہاؤس تعمیر کرنے اور ان ممالک کے لوگوں کی تربیت کے لئے ان ہی کے افراد کو تربیت دینا ایک اہم ضرورت ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حسب معمول میں اس چندے کا سواں حصہ خود ادا کروں گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس تحریک کی مدت دو سال ہوگی اور پہلے سال دو تہائی ادائیگی کرنی ہوگی۔

وقف جدید کے سال کے ضمن میں حضرت صاحب نے سال گذشتہ میں وقف جدید کے چندے میں امریکہ کی جماعت کو اول اور جرمنی کو دوم قرار دیا جبکہ پاکستان کا نمبر تیسرا تھا۔ پاکستان کی جماعتوں میں ربوہ اول رہا۔ اطفال کے چندے میں لاہور کو اولیت کا اعزاز ملا۔ اضلاعی مقابلے میں ضلع راولپنڈی اول رہا۔ فی کس چندہ دہندگان میں امریکہ اول،

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

30- فتح 1375 ھش 30 - دسمبر 1996ء

اپنے اعمال واقوال کے تجزیہ کی ضرورت

کہتے ہیں کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ اور یہ بات کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ جو کچھ بھی کہیں گے وہ دوسروں تک ضرور پہنچ جائے گا۔ اچھی باتیں بھی اور بری باتیں بھی۔ اگر کوئی رازداری کی بات ہے تو جب تک انتہائی رازداری کے ساتھ نہ کی جائے اس وقت تک یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا علم دوسروں کو نہیں ہو جائے گا۔ اگر کوئی اور سننے والا پاس نہ بھی ہو تو دیواریں تو ہیں۔ اور دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ یعنی وہ بھی سن لیتی ہیں۔ اگر صرف یہی بات ہو کہ سن لیتی ہیں تو شائد اس بات میں کوئی برائی نہ ہو۔ لیکن عام طور پر سننے والا وہی بات دوسروں تک پہنچاتا ہے حالانکہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو صرف سنی سنائی بات دوسروں کے ساتھ کرتا ہے وہ غلطی کا مرتکب ہوتا ہے جب تک بات ٹھیک طرح پر معلوم نہ ہو دوسروں کے پاس اس بات کا پہنچانا درست نہیں اور جہاں تک رازداری کی باتوں کا سوال ہے لوگ کہتے ہیں کہ میں آپ سے راز داری کے ساتھ ایک بات کہنے لگا ہوں۔ آپ کسی کو بتائیے گا نہیں۔ لیکن وہ بات آگے نکل جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر کسی کو نہیں بتانا تو آپ ہمیں ہی کیوں بتاتے ہیں۔ اگر آپ سے یہ بات اپنے پاس نہیں رکھی گئی تو یقیناً دوسرے بھی اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکیں گے۔

بہرحال یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اس بات کا ہمیشہ امکان ہوتا ہے کہ آپ نے جو بات کہی ہے وہ دوسروں تک پہنچے گی۔ بعض لوگ جان بوجھ کر بات پہنچانے کا فریضہ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں حالانکہ بات اچھی نہیں ہوتی۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ یہ بات ضرور پہنچا دی جائے۔ اور اس طرح بات پہنچانے کے متعلق ہی کہا جاتا ہے کہ کسی شخص نے تیر مارا اور جسے مارا گیا تھا اسے لگا تو نہیں لیکن کسی اور شخص نے تیر اٹھایا اور اس کے سینے میں گھونپ دیا۔ یعنی جس کے متعلق بات کی تھی اس تک بات یوں پہنچی کہ بلاواسطہ تو اسے کچھ علم نہ ہوا لیکن کسی اور سننے والے نے جاکر اسے کہہ دیا کہ تمہارے متعلق فلاں شخص یہ بات کہہ رہا ہے لیکن یہ بری بات ہے۔ جب تیر کسی کو نہیں لگا وہ نہ ہی لگنے دیجئے۔ جہاں گرا ہے وہیں گرا رہنے دیجئے۔ آپ اس کو کیوں پکڑ کر اس کے سینے میں مارتے ہیں اور اسے تکلیف پہنچاتے ہیں۔

یہ تو ہے سنی ہوئی بات دوسرے تک پہنچانے کا ذریعہ جو نامناسب ہے لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ بات کہی نہ گئی ہو اور راز خود بنا کر دوسرے تک پہنچا دی گئی ہو۔ بعض اوقات مذاق ہی مذاق میں ایسا ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے آپ کے متعلق یہ کہا ہے اور جب وہ شخص حیرانگی کا اظہار کرتا ہے کہ ایسی بات کس طرح کہہ دی گئی تو اسے بتا دیا جاتا ہے کہ ہم نے تو مذاق ہی مذاق میں کہا تھا۔ مذاق ہی مذاق میں اس طرح غلط بات کا پیش کرنا بھی انتہائی مضرت رساں ہے۔ کیونکہ دوسرے شخص کو اگر یقین بھی آجائے کہ بات دراصل کہی نہیں گئی بلکہ مذاق ہی مذاق میں بتائی گئی ہے تو اس کے دل پر ایک داغ سا ضرور لگ جائے گا۔ وہ اسے کبھی بھول نہیں سکے گا۔ وہ کہے گا بات غلط ہی سہی لیکن یہ کچھ میں نے سنا ہے۔ اور اس کے مخالف ایسا بھی ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹ بنایا جاتا ہے اور دوسرے شخص سے جاکر بات کہہ دی جاتی ہے۔ فلاں شخص نے آپ کے متعلق یہ کہا ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس کا آسانی سے توڑ نہیں ہو سکتا۔ سننے والے کے دل میں ایک گھاؤ لگ جاتا ہے۔ بات غلط ہوتی ہے۔ وہ یہ سوچتا رہتا ہے کہ ہے تو میرا دوست لیکن اس نے یہ بات کس طرح کہہ دی۔ گویا کہ میرے متعلق اس کے خیالات کچھ اور ہیں اور میرے ساتھ اس کا سلوک کچھ اور ہے۔ اور یہ بات ناقابل برداشت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسی وجہ سے جھوٹ کو سب سے بڑی برائی کہا گیا ہے۔ جتنی دوسری خامیاں ہیں ان کا منبع جھوٹ ہے۔ جھوٹ ترک کر دیا جائے تو بہت سی برائیوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ اور جھوٹ کو قائم رکھا جائے تو ہر برائی کے سرزد ہونے کا امکان رہتا ہے۔ پس جھوٹ ایک ایسی بات ہے کہ وہ انسان کو انتہائی نقصان پہنچاتی ہے۔ اپنے دل میں انسان کے برے برے خیالات آنے لگتے ہیں اپنے دوست کے متعلق باوجود اس کے کہ اس نے بری بات نہیں کہی یہ یقین پیدا ہونے لگتا ہے کہ اس کے تعلقات مجھ سے مخلصانہ نہیں۔ میرے ساتھ کسی اور طرح بات کرتا ہے اور جب میں اس کے پاس موجود نہیں ہوتا تو اس کا رویہ بدل جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو انسانی معاشرے کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ ایک دوسرے کے دل میں بغض اور کینہ پیدا کرتی ہیں۔ اور بغض اور کینہ دشمنی پر منتج ہوتے ہیں۔ اور آپس کی دشمنیاں معاشرے کو پھاڑنے کا سبب بنتی ہیں۔ جب تک معاشرہ متحد نہ ہو جب تک معاشرے میں ایک دوسرے کی عزت نہ کی جائے' جب تک معاشرے میں ایک دوسرے کے متعلق صحیح باتیں نہ پیش کی جائیں' اس وقت تک معاشرہ معاشرہ تو کہلائے گا لیکن معاشرہ کہلانے کا مستحق نہیں ہو گا۔ پھٹے ہوئے لوگ ایک دوسرے سے الگ الگ۔ ایک دوسرے کے متعلق غلط باتیں کہنے والے اور غلط باتیں سن کر دوسروں کے متعلق اپنے دل میں انقباض پیدا کر لینے والے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم سنی سنائی باتوں کو پھیلانے کی کوشش نہ کریں کسی کے متعلق اگر کسی نے غلط قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اسے پتہ نہیں چلا تو اس تیر کو اٹھا کر اس کے سینے میں پیوست کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جھوٹ تو ہرگز نہ بولیں۔ جھوٹ سے نہ صرف دوسرے شخص کو نقصان ہوتا ہے بلکہ اپنی فطرت بھی اس طرح مسخ ہوتی ہے کہ انسان دوسروں کے ساتھ جھوٹ بولتے بولتے اپنے ساتھ بھی جھوٹ بولنے لگتا ہے۔ جہاں تک اپنے ساتھ جھوٹ بولنے کا تعلق ہے اس سے زیادہ خطرناک بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ سمجھے کچھ اور کرے کچھ۔ اپنے متعلق اسے بے اعتمادی پیدا ہونے لگے گی اور وہ کسی کام کو اس کے صحیح انجام تک نہیں پہنچا سکے گا۔

ایک بات جو اس صورت میں سامنے رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی سے کسی کی بات کہنا بھی ہے تو شریفانہ انداز میں کہئے۔ ہمدردی کے رنگ میں کہئے۔ اس طرح نہ کہئے کہ آپ خود اس کے دل میں ایک گھاؤ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس بات کا مزا لینا چاہتے ہیں کہ فلاں شخص نے تمہارے متعلق یہ بات کہی ہے۔ اگرچہ میں تو نہیں کہتا لیکن فلاں نے کہی ہے اور میں آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ اور اگر ہم کسی میں کوئی غلطی دیکھیں تو اس کو بھی طنزیہ طور پر پیش کرنے کی بجائے ہمدردی کے رنگ میں پیش کیا کریں۔ اگر طنزیہ پیش کیا جائے گا تو غلطی دور بھی نہیں ہو گی بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے بڑی غلطی کا امکان ہو گا۔ اور اگر ہمدردی کے ساتھ بات کہی جائے گی تو یقیناً وہ سنے گا بھی اور سن کر اس پر عمل بھی کرے گا۔ اور آپ کے ساتھ اسے محبت بھی پیدا ہو جائے گی۔ وہ یقینی طور پر یہ سمجھنے لگے گا کہ یہ شخص میرا ہمدرد ہے۔ میری زندگی میں جو خامیاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی سے ہمدردی سے بات کی جائے اور وہ سنے ہی نہ تو یہ قصور آپ کا نہیں ہے اس کا ہے۔ اسے یقیناً اس قصور کا تھوڑی ہی دیر بعد احساس ہو جائے گا اور وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئے گا۔ پھر آپ کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

پس ان تمام باتوں کا ہمیں تجزیہ کرتے رہنا چاہئے۔ آپس میں کس طرح باتیں کی جائیں۔ کیسی باتیں کی جائیں۔ ان کا کیا نتیجہ نکلنا چاہئے۔ اگر ہم ان باتوں کا تجزیہ کریں تو یقیناً خامیاں دور ہونے لگیں گی اور اچھائیاں در آنے لگیں گی۔ اور یہ بات معاشرے کو بہتر سے بہتر بناتی چلی جائے گی۔

پس آیئے ہم ہمیشہ اپنی باتوں کا تجزیہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دین حق کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنی باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اسکی راہ میں وقف ہو جائے اور جو امانتیں اسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں۔ اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینے میں بھی اپنے دین حق اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی دین حق یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اسکی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اسکی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا جوارح الحق ہیں۔

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت دین حق ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجاء میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے۔ اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضاء و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جاویں۔ اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تامہ سر پر اٹھالیا جاوے۔ اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اسکی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کو پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کرلی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غم خواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں۔ اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کرلیں۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ دین حق کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل دین حق سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اس کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اس وقت کسی کو دین حق کا پیرو کار کہا جائے گا جب اسکی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی مع اس کے تمام جذبات کے یک دفعہ مٹ جائے۔ اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کے لئے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

عربی کی اصل غرض الٰہیات کی خدمت ہے جیسا کہ انسان کے وجود کی اصل غرض معرفت باری تعالیٰ ہے اور ہر یک چیز جس غرض سے پیدا کی گئی ہے۔ اسی غرض کو سامنے رکھ کر اس کے عقدے کھل سکتے ہیں اور اس کے جوہر معلوم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً بیل صرف کلبہ رانی اور بار کشی کے لئے پیدا کیا گیا ہے پس اگر اس غرض کو نظر انداز کر کے اس سے وہ کام لینا چاہیں جو شکاری کتوں سے لیا جاتا ہے تو بے شک وہ ایسے کام سے عاجز آ جائے گا اور نہایت نکما اور ذلیل ثابت ہوگا۔ لیکن اگر اصلی کام کے ساتھ اس کی آزمائش کریں تو وہ بہت جلد اپنے وجود کی نسبت ثابت کرے گا کہ سلسلہ وسائل معیشت دینوی کا ایک بھاری بوجھ اس کے سر پر ہے۔ غرض ہر یک چیز کا ہنر اسی وقت ثابت ہوتا ہے جب اس کا اصلی کام اس سے لیا جائے۔ سو عربی کے ظہور اور بروز کا اصلی مقصود الٰہیات کا روشن چہرہ دکھلانا ہے مگر چونکہ اس نہایت باریک اور دقیق کام کا ٹھیک ٹھیک انجام دینا اور غلطی سے محفوظ رہنا انسانی طاقتوں سے بڑھ کر تھا لہٰذا خداوند کریم اور رحیم نے قرآن کریم کو عربی زبان کی بلاغت و فصاحت دکھلانے کے لئے اور مفردات کی نازک فرق اور مرکبات کا خارق عادت اعجاز ظاہر کرنے کے لئے بطور ایسے اعجاز کے بھیجا کہ تمام گردنیں اس کی طرف جھک گئیں اور عربی کی بلاغت کو اس کے مفردات اور اس کے مرکبات کی نسبت جو کچھ قرآن نے ظاہر کیا ہے اس کو اس وقت کے اعلیٰ درجے کے زبان دانوں نے نہ صرف قبول ہی نہ کیا بلکہ مقابلہ سے عاجز آکر یہ بھی ثابت کر دیا۔ کہ انسانی قوتیں ان حقائق اور معارف کے بیان کرنے اور زبان کا سچا اور حقیقی حسن دکھلانے سے عاجز ہیں۔ اسی مقدس کلام سے رحمان اور رحیم کا بھی فرق معلوم ہوا جس کو ہم نے بطور نمونہ خطبہ مذکورہ میں لکھا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر یک زبان میں بہت سے مترادف الفاظ پائے جاتے ہیں لیکن جب تک آنکھ کھول کر ان کے باہمی فرقوں پر اطلاع نہ پاویں اور وہ الفاظ علم الٰہی اور دینی تعلیم میں سے نہ ہوں تب تک ان کو علمی مد میں شمار نہیں کرسکتے۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ انسان اپنی طرف سے ایسے مفردات پیدا نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر قدرت قادر سے پیدا شدہ ہوں تو ان میں غور کر کے ان کے باریک فرق اور محل استعمال معلوم کر سکتا ہے۔ مثلاً صرف اور نحو کے بانیوں کو دیکھو کہ انہوں نے کوئی نئی بات نہیں نکالی۔ اور نہ نئے قواعد بنا کر کسی کو ان پر چلنے کے لئے مجبور کیا بلکہ اسی طبعی بولی کو بیدار نظر کے ساتھ دیکھ کر کہ یہ بول چال قواعد کے اندر آسکتی ہے تب مشکلات کے سہل کرنے کے لئے قواعد کی بنا ڈالی۔ سو قرآن کریم نے ہر ایک لفظ کو اپنے محل پر رکھ کر دنیا کو دکھلا دیا کہ عربی کے مفردات کس کس محل پر استعمال پاتے ہیں اور کیسے وہ الٰہیات کے خادم ہیں اور نہایت دقیق امتیاز باہمی رکھتے ہیں۔

ایک اچھی بات

انسان دو طرح ہی خوش ہو سکتا ہے یا تو حصول مراد کے ساتھ یا ترک مراد کے ساتھ۔ اور ان میں سے سہل طریق ترک مراد کا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

خطبہ فرمودہ 93-4-23 کا موضوع یہ تھا کہ جس کا عبادت سے تعلق نہیں اس شخص کا زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ ایسا شخص لکڑی کا ڈھیر ہے وہ سرسبز درخت نہیں کہلا سکتا۔ (عبادت) کے متعلق تلقین کے سلسلے میں فرمایا کہ رحمت اور صبر کے ساتھ دعاؤں کے ذریعے تلقین کی جائے۔ آپ نے فرمایا حافظوا کے لفظ میں محض عام حفاظت کا ذکر نہیں بلکہ اس لفظ سے بہت سے معانی پیدا کئے گئے ہیں۔ اس کے معنے حفاظت کے علاوہ دوام مستقل مزاجی اور وفا سے قائم ہو جانا بھی ہے اس انسٹی ٹیوشن کی حفاظت کرو اسے خطرات سے بچاتے رہو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس کے معنے یہ بیان فرمائے ہیں کہ اگر تم (عبادت) کی حفاظت کرو گے تو (عبادت) خود تمہاری حفاظت کرے گی۔ اور تمہیں فحشاء اور منکرات سے بچائے گی۔ اور دائم تمہارے ساتھ ہوگی۔ اور بے وفائی نہیں کرے گی۔ اور تمہاری نگرانی رکھے گی۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا

"تربیتی کلاس کے موقعہ پر سب سے اہم نصیحت (عبادت) کی حفاظت کی نصیحت ہے۔ تم اس کی حفاظت کرو یہ تمہاری حفاظت کرے گی۔ پس ایک دوسرے سے طاقت پکڑو۔ حفاظت کا لفظ (عبادت) کے تعلق میں عام ہے چنانچہ کلام الٰہی اس مضمون کو کھولتے ہوئے مزید فرماتا ہے کہ اللہ سے مدد مانگو تو صبر اور صلوٰۃ سے مدد مانگو۔ پس یہ بہت گہرا مضمون ہے۔ اس میں ہر قسم کے خطرات سے حفاظت کا وعدہ ہے۔ معاشرے میں بھائی بھائی اور بہن کے درمیان بھی اختلافات ہو جاتے ہیں۔ ایسے مواقع پر جب کسی قسم کی حفاظت کی ضرورت ہو اور تم (عبادت) کی حفاظت پر مستعد ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے کہ ہر مشکل کے وقت (عبادت) تمہاری حفاظت کے لئے مستعد ہو جائے گی اس لحاظ سے (عبادت) سے تعلق قائم کرنا اپنی ساری زندگی سے تعلق قائم کرنا ہے۔

اس ارشاد کا دوسرا حصہ بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ خبردار مرکزی حیثیت کی (عبادت) سے غافل نہ ہو جانا۔ مختلف مفسرین نے اس سے مختلف (عبادات) مراد لی ہیں۔ بعض کے نزدیک عصر مرکزی (عبادت) ہے اور بعض کے نزدیک اہمیت کے اعتبار سے فجر سے پہلے کی (عبادت) مرکزی (عبادت) ہے اور بعض فجر کو مرکزی (عبادت) قرار دیتے ہیں۔ بعض دوسرے مفسرین نے یہ معنی لیا ہے کہ مرکزی (عبادت) کا فیصلہ ہر شخص کے موقعہ محل کے مطابق ہوتا ہے جو (عبادت) سب سے زیادہ دوبھر ہو جو کاموں اور مشاغل کے درمیان آجائے اور خطرہ ہو کہ انسان وہ (عبادت) کھودے گا تو اس کی حفاظت کرے۔ تو اس کے لئے وہ (عبادت) وسطیٰ بن جائے گی۔

آپ نے فرمایا:۔

مغربی ممالک میں وقت کی کمی کا عذر کر کے ظہر عصر کو اور مغرب و عشاء کو جمع کر لیا جاتا ہے۔ یہاں ایسے مواقع پر دونوں (عبادتیں) الگ الگ پڑھنا اور جس (عبادت) کو ٹالا گیا ہے اس کو اپنے وقت پر ادا کرنا صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کرنا ہے۔ احکام دینیہ میں بعض سہولتیں دی گئی ہیں۔ اور ان سے استفادہ منع بھی نہیں ہے لیکن جہاں انسان اپنے نفس سے اجازتیں لینا شروع کر دے تو اس کی اجازت کو اجازت نہیں کہا جاسکتا۔

(الفضل 8- مئی 1993ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیے جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اسکے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا اگر اسکے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جائے گا دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر انیس عالم

بشکریہ دی نیشن لاہور 29۔ نومبر 1996ء

ڈاکٹر سلام کی یاد میں

وہ سب سے بڑا سائنس دان جو پاکستان نے کبھی پیدا کیا یعنی ڈاکٹر عبدالسلام ۔ آپ 21 نومبر 1996 کی صبح کو وفات پاگئے۔

اس طرح سے پاکستانی سائنس کی تاریخ میں ایک سنہری باب کا خاتمہ ہوگیا۔ انہوں نے پچاس کے دہاکے میں ہی پاکستان کے نام کو فزکس کے بہت بڑے حلقوں میں روشناس کرا دیا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک وہ پارٹیکل فزکس میں ہونے والی ہر پیش قدمی سے منسلک رہے۔

1979ء میں نوبل انعام جیت کر انہوں نے پاکستان کے نام کے ساتھ شان وشوکت کا اضافہ کیا۔ تاہم وہ پچاس کے دہاکے ہی میں فزکس کے میدان میں شروع کئے جانے والے نئے نظریات کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہو چکے تھے۔ ان کے شروع ہی کے کام کی وجہ سے انہیں کیمبرج یونیورسٹی میں بڑی پوزیشن حاصل ہو چکی تھی۔ وہاں انہوں نے جو کام کیا اس کی وجہ سے ان کی مشہوری اور بھی بڑھ گئی۔ ان کو پروفیسر مقرر کر دیا گیا اور انہیں 1957 میں دعوت دی گئی کہ وہ امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لندن میں تھیوریٹیکل فزکس کا ایک ڈیپارٹمنٹ قائم کریں اور یہ ڈیپارٹمنٹ جو انہوں نے قائم کیا پارٹیکل فزکس میں ریسرچ کے لئے دنیا کے بہترین مراکز میں شمار ہونے لگا۔

1964ء میں اٹلی کے شہر ٹریسٹی میں انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے زیر انتظام پہلا انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس قائم کیا۔ یہ سنٹر اپنے 32 سالہ دور میں تقریباً چالیس ہزار فزکس ریاضی، تھیوریٹیکل کیمسٹری اور بیالوجی کے سائنس دانوں کی میزبانی کے فرائض ادا کر چکا ہے۔ اور یہ سائنس دان تمام دنیا سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اب فزکس کے کام کی وجہ سے پاکستان کا نام بوٹس وانا (ساؤتھ افریقہ) منگولیا' ملائشیا ویت نام یا کولمبیا (لاطینی امریکہ) جیسے دنیا کے ممالک میں بھی جانا جاتا ہے۔

اگلے سال کی جنوری میں ان کی عمر 71 سال ہو جاتی لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ ان کے سنٹرل نروس سسٹم کی مسلسل بڑھنے والی خرابی جس سے وہ دس سال سے بیمار چلے آرہے تھے آخر کار ان پر غالب آگئی۔ تاہم ان کی بیماری ان کو اپنے مصروف شیڈول کو جاری رکھنے سے روک نہ سکی جس میں تمام براعظموں میں ہوائی سفر بھی شامل تھا۔ لیکن ساڑھے تین سال قبل ان کی تیزی سے گرتی ہوئی صحت کی وجہ سے وہ ٹریسٹی (اٹلی) میں واقع انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس کی ڈائریکٹر شپ اور امپیریل کالج کے پروفیسر کے عہدہ سے فارغ ہو گئے۔ وہ اپنے آخری ایام گزارنے کے لئے آکسفورڈ منتقل ہو گئے۔ جہاں ان کی بیوی ریاضی کی پروفیسر ہیں۔

عبدالسلام کو دنیا بھر میں سب سے زیادہ محبوب اور معزز پاکستانی سائنس دان کے طور پر جانا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنی ابتدائی زندگی میں ہی اپنی ذہانت کا سکہ بٹھا دیا تھا۔ انہوں نے میٹرک سے لے کر ایم۔اے تک تمام امتحانوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

وہ زمانہ جس میں عبدالسلام بڑھا پلا اور اس نے تعلیم حاصل کی وہ یورپی لوگوں کی سیاسی' اقتصادی معاشرتی اور کلچرل برتری کا زمانہ تھا۔ جنوبی ایشیا کے برصغیر کے علاوہ جنوب کے تمام ممالک نو آبادیاتی حکومتوں کے غلام تھے۔ اس زمانہ میں جو تعلیم سکولوں میں دی جاتی تھی اس میں تمام شعبوں میں سفید فام لوگوں کے کارہائے نمایاں' ان کی ایجادات' ان کے نظریات اور خیالات کے بارے میں بتایا جاتا تھا۔ ان میں ارسطو' افلاطون' ارشمیدس کوپرنکس' کیپلر' گلیلیو۔ لاک' ہابس' ڈس کرٹیس' لینز' نیوٹن' ہیگن' کانٹ' ڈارون' کومٹے' ہیگل' مارکس' پلینک' آئن سٹائن' بوہر' اور سروڈنگر جیسے عظیم سائنس دان شامل تھے۔ یہ صورت حال کسی بھی عزت نفس رکھنے والے جنوبی ایشیا کے باشندے کے لئے انتہائی تباہ کن تھی۔ جنوب کے رہنے والے کسی بھی شخص کے لئے یہ ایک نہایت جرات مندانہ اقدام تھا کہ وہ ان میدانوں میں کام کرنے کا سوچ بھی سکے جن میں یورپ اور امریکہ کے بہترین دماغ کام کر رہے تھے۔

تاہم سلام نے یہ چیلنج قبول کر لیا۔ اور فزکس کی انتہائی سرحدوں پر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے ایک ایسی پرابلم پر اپنا ریسرچ ورک شروع کیا جس کا تعلق اس تھیوریٹیکل فریم ورک کے ساتھ تھا۔ جو تابکاری مادہ کے ساتھ تعامل کو بیان کرتا تھا۔ اس پرابلم کا ٹیکنیکل نام کوانٹم الیکٹروڈائنامکس تھا۔ اس پرابلم پر اس وقت کے چند بہترین فزکس کے سائنس دان کام کر رہے تھے۔ سلام نے اس پرابلم کو جو اسے دی گئی تھی صرف چند مہینوں میں حل کر لیا۔ یہ کام اتنا اہم سمجھا گیا کہ اس کی وجہ سے ڈاکٹر سلام کو عظیم اور باوقار انسٹی ٹیوٹ برائے ایڈوانسڈ سٹڈیز پرنسٹن میں ایک سال کام کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ ادارہ وہ تھا جس میں بیسویں صدی کے ممتاز سائنس دان آئن سٹائن تیس کے دہاکے کے نصف سے کام کر رہے تھے۔ ان کے اس کام کو کافی سمجھتے ہوئے کیمبرج یونیورسٹی نے انہیں پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری دینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس ڈگری کے لئے ضروری تھا کہ دو سال تک وہاں رہا جائے۔ اس لئے عبدالسلام واپس پاکستان آگئے۔

انہیں پنجاب یونیورسٹی کے ریاضی کے ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ مقرر کیا گیا۔ یہ ڈیپارٹمنٹ اس وقت گورنمنٹ کالج کے ماتحت تھا۔ پروفیسر سلام نے اس پوسٹ پر شروع 1954ء تک کام کیا۔ لیکن وہاں انہیں مکمل علیحدگی میں کام کرنا پڑا۔ اس وقت پاکستان میں فزکس کا کوئی سائنس دان نہ تھا جس کے ساتھ وہ مل جل کر کام کر سکتے۔ اس وجہ سے وہ مجبور ہو گئے کہ وہ کیمبرج یونیورسٹی میں واپس جا کر کوئی پوزیشن حاصل کریں۔ تاکہ وہ اپنے فزکس کے میدان میں کام کر سکیں۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی اپنی پاکستانی شہریت کو نہیں چھوڑا۔ وہ اپنی تدفین کے لئے بھی اپنے پیدائشی ملک میں واپس آگئے ہیں۔

1955ء میں ان کو جینوا میں منعقد ہونے والی پہلی انٹرنیشنل کانفرنس برائے اٹامک انرجی کے پرامن استعمال کا سائنٹفک سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اس کانفرنس کے ذریعہ ان کی ملاقات دنیا کے بے شمار ممالک کے ماہرین جن میں پاکستان بھی شامل تھا سے ہوئی جو کہ اپنے اپنے ممالک میں اقتصادی ترقی کے ماہرین تھے۔

تین سال بعد پھر انہوں نے اس عہدہ "دوسری جینوا کانفرنس برائے اٹامک انرجی کے پرامن استعمال" پر کام کیا۔ ان دونوں کانفرنسوں میں حصہ لینے سے ان کو جو تجربہ حاصل ہوا اس سے ان کو یقین ہو گیا کہ ترقی پذیر ممالک کی نجات صرف سائنس میں ترقی کرنے سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس کی ترقی کے لئے ایک مہم شروع کی۔ شروع شروع میں پاکستان میں ان کی کوششوں نے رنگ لانا شروع کیا۔ پاکستان میں اٹامک انرجی کمیشن قائم کرنے میں ان کا بنیادی رول تھا۔ اگلے پندرہ بیس سال تک اٹامک انرجی کمیشن کے ممبر ہونے کی حیثیت میں کمیشن سے منسلک انجینئرز اور سائنس دانوں کی ٹریننگ میں ان کا بہت بڑا حصہ تھا۔

1959ء میں آپ کو تعلیمی کمیشن کا ایڈوائزر مقرر کیا گیا۔ یہ کمیشن اس وقت کی پاکستان حکومت نے قائم کیا تھا۔ اس کمیشن کا کام یہ تھا کہ وہ ایک آزاد ملک کی ضروریات کے مطابق تعلیمی سسٹم کو اوورہال کرنے کے متعلق مشورے دے جو کہ ملک کو کامیاب جدید صنعتی ملک بنانے کے لئے اشد ضروری تھا۔ اس کمیشن نے بڑے زور سے یہ سفارش کی کہ سائنس اور انجینئرنگ کی تعلیم کو مضبوط کیا جائے۔ اس کمیشن نے یہ بھی سفارش کی کہ ایسے ادارے قائم کئے جائیں جن میں کم از کم سات ہزار ہنرمند ہر سال تیار کئے جا سکیں۔ ایجوکیشن کمیشن کی ان سفارشات کے نتیجہ میں کئی ٹیکنیکل تعلیم اور انجینئرنگ کی تعلیم کے ادارے کھول دیئے گئے۔ اسی طرح پوسٹ سکول لیول کے طلباء کے لئے سپیشل کالج کھولے گئے جن میں سائنس کی بہتر تعلیم دی جاتی تھی۔ اسی سال ان کو نئے قائم شدہ سائنس کمیشن کا بھی ممبر مقرر کر دیا گیا۔ اس کمیشن نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی کہ کئی نئے ادارے کھولے جائیں جن میں پاکستان میں سائنس کی ریسرچ کے کام کو منظم کیا جائے۔ 1961ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کے صدر کا سائنٹفک ایڈوائزر (سائنسی مشیر) مقرر کیا گیا۔ اس عہدے کی وجہ سے وہ اس قابل ہو سکے کہ پاکستان میں سائنسی اداروں کا ایک جال بچھا سکیں۔ وہ اس بات میں کامیاب ہو گئے کہ سائنس اور سائنسی ریسرچ کے لئے بنیادی انفراسٹرکچر پاکستان میں قائم کر سکیں۔ آزادی کے بعد جلد ہی پاکستان میں 60 ایسی تنظیموں اور دو سو تجرباتی سٹیشنوں کا جال بچھایا جا چکا تھا۔ جو کہ خلا' اٹامک انرجی' ایگریکلچر' میڈیسن' ذرائع آب' اور اریگیشن جیسے مختلف میدانوں میں اپنا کام کر رہے تھے۔

اپنی تمام عمر ڈاکٹر سلام نے ہمیشہ فزکس کے لئے کام کیا۔ ترقی پذیر ممالک میں ان کی مثال نوجوانوں کا حوصلہ بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے اپنی ذات کی مثال سے یہ دکھا دیا کہ انسان بنیادی طور پر ایک ہی قسم کے ہیں ضرورت صرف قوت ارادی' مضبوط کردار اور وقف کے رنگ میں کام کرنے کی ہے۔

سائنسی جستجو میں انہوں نے سب سے اونچے ذہنی لیول پر مقابلہ کیا اور اپنی برتری منوائی۔ ان سے پہلے اس میدان میں یورپی اور امریکن لوگ چھائے ہوئے تھے۔ لیکن انہوں نے ان لوگوں کی اجارہ داری کا خاتمہ کر دیا۔ اب غیر یورپی لوگ بھی انتہائی اعلیٰ لیول کی سائنٹفک ریسرچ میں بہت جوش و خروش سے حصہ لے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سلام نے فزکس کی دنیا میں جو اپنا حصہ ڈالا ہے اس کو دنیا بھر میں مانا اور جانا گیا ہے۔ انہیں یورپ' امریکہ' ایشیا اور افریقہ کی تیس سائنس کی اکیڈمیوں نے اپنا فیلو ممبر چنا ہے۔ دنیا بھر کی 37 یونیورسٹیوں نے انہیں آنریری ڈی۔ایس سی ڈگریاں دیں۔ انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس کی ترویج کے لئے جو مہم کامیابی سے چلائی اس کے لئے اٹلی' برازیل' وینزویلا' ارجنٹائن' اردن اور انگلستان کی حکومتوں نے انہیں اعزازات دیئے۔ انہوں نے جو کوششیں امن عالم اور تخفیف اسلحہ کے سلسلے میں کیں ان کی بھی بہت پذیرائی کی گئی ہے۔ اپنی تمام زندگی میں انہوں نے بے شمار ایوارڈز اور میڈل حاصل کئے۔

سلام نے سائنس کی دنیا میں جو کام کیا اس کو بے شمار لوگوں نے تسلیم کیا ہے۔ پچھلی جنوری میں جب ان کی 70 ویں سالگرہ منائی جا رہی تھی۔ دنیا کے بہترین فزکس کے سائنس دانوں نے جو پیغامات بھیجے ان میں انہوں نے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

پروفیسر ہروگ شوپر جو یورپین فزیکل سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ہیں انہوں نے اس موقعہ پر ڈاکٹر سلام کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا فزکس کے لئے آپ کی عظیم خدمات کو وسیع طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اور انہیں ایک امتیاز حاصل ہے۔ یقیناً آپ کی سائنسی کامیابیوں کے علاوہ انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس I.C.T.P کا قیام اس صدی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

پروفیسر سیموئیل سی سی ٹنگ چین نژاد فزکس کے سائنس دان جنہوں نے سب سے پہلے ڈاکٹر سلام کی تھیوری کے لئے تجرباتی تصدیق مہیا کی اور جنہیں اس دریافت کے لئے نوبل انعام ملا انہوں نے اپنے خط میں لکھا

"پارٹیکل فزکس کے سلسلے میں آپ کے بنیادی کام نے ہمارے فزکس کی دنیا کو دیکھنے کے طریقوں کو یکسر تبدیل کر دیا ہے"

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی

ہماری ایک پہچان

جماعت احمدیہ کے افراد کی پہچان ان کا اعلیٰ اخلاق ان کا کردار ان کا علم پھر عمل ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے جرائد ورسائل بھی ایک دوسرے کی پہچان کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر ہمارا روزنامہ الفضل اس معاملے میں اول نمبر پر ہے۔ خاکسار اپنے ذاتی تجربے کی بناء پر قارئین کو بتانا چاہتا ہے کہ ہماری جماعت کے احباب کس قدر شوق سے اور دھیان سے اخبار الفضل پڑھتے ہیں۔ نہ صرف مضامین کو غور سے پڑھتے ہیں بلکہ لکھنے والے کا نام بھی یاد رکھتے ہیں۔ چند ایک واقعات تحریر کرتا ہوں یاد رہے کہ خاکسار کوئی زیادہ لکھنے والوں میں سے نہیں ہے۔ کبھی کبھار شوق پورا کرتا ہوں اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور ایڈیٹر صاحب الفضل کی شفقت کہ وہ میری لکھی ہوئی تحریرات کو شائع فرما دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

1985ء میں جب خاکسار لندن گیا تو جلسہ سالانہ کے بعد جلسہ گاہ میں کھڑا تھا۔ کہ مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی (وفات یافتہ) آف لاہور کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا کہ ایک بزرگ آئے ان سے علیک سلیک ہوئی مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی نے میرا تعارف بھی کرایا۔ وہ بزرگ فرمانے لگے اچھا یہ ہیں صفدر نذیر صاحب گولیکی۔ میں نے سمجھا کوئی بوڑھے بزرگ ہوں گے۔ میں نے سوچا کہ الفضل نے کمال دکھایا۔ اور میرا نام ان بڑے میاں کو یاد رہا۔

2 آٹھ سال کے بعد افریقہ سے واپسی پر مکرم و محترم ناظم صاحب وقف جدید نے فرمایا کہ آپ پھر لکھنا شروع کریں۔ چنانچہ چند ایک مضامین لکھے دورہ پر جب میں سیالکوٹ گیا تو ایک دوست کو جب معلوم ہوا کہ خاکسار کا نام صفدر نذیر گولیکی ہے تو انہوں نے چند احباب کو اکٹھا کیا اور فوری تعارف کرانے لگے یہ ہیں جو الفضل میں لکھتے ہیں۔

3 واہ کینٹ کے امیر صاحب مبشر صاحب کے گھر گیا تو تعارف کے بعد کہنے لگے کل ہی آپ کا مضمون "بینن کے لوگ" پڑھا ہے بچے کہہ رہے تھے کہ ابو چلو بینن چلتے ہیں کتنے اچھے لوگ ہیں وہاں کے۔

4 پشاور شہر میں وقف جدید کے دورہ پر گیا تو مکرم ناصر محمود شاہ صاحب کے ہاں بھی گئے جب ان سے تعارف ہوا تو پہلے تو رسمی طور پر گلے ملے پھر ایک مرتبہ اپنی جگہ سے اٹھ کر گلے سے لگایا کہ الفضل میں میرے مضمون پڑھنے کو ملتے ہیں ملاقات پہلی مرتبہ ہو رہی ہے۔

ان چند ایک واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احباب جماعت الفضل کے لکھاریوں کو کس طرح یاد رکھتے ہیں۔ ہمارے گھر خود اکثر الفضل کے لکھاریوں کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ الفضل اخبار بھی ہماری پہچان کا ذریعہ ہے۔ میں نہایت ادب سے اہل قلم کو دعوت دیتا ہوں کہ ضرور الفضل کے مزاج کے مطابق لکھیں۔ اور جو خدا تعالیٰ نے آپ کو طرح طرح کے علوم سے نوازا ہے۔ ان علوم کو احباب جماعت میں تقسیم کیجئے آپ کا علم کم نہیں ہوگا بلکہ بڑھے گا اور مستحکم ہوگا۔ اور آپ کی پہچان جماعت میں ہوگی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

○

ہر ایک نُور کا پیکر نظر میں رہتا ہے
یہ دل کسی نہ کسی کے اثر میں رہتا ہے

جہاں بھی جاؤں تصوّر میں ہے اسی کا جمال
وہ میرے ساتھ ہمیشہ سفر میں رہتا ہے

ہے کہکشاں میں اُسی کے جمال کی تنویر
وہ حُسن بن کے نمودِ سحر میں رہتا ہے

کبھی وہ ابرِ سخا ہے محیطِ کُل عالم
کبھی وہ نور کا پیکر قمر میں رہتا ہے

اُسی کے فیض سے قندیلِ شمس ہے روشن
وہی تو بن کے حرارت جگر میں رہتا ہے

قریب تر ہے کبھی وہ مری رگ جاں سے
کبھی وہ نُور مری چشمِ تر میں رہتا ہے

ہر آنکھ سے نظر آتا نہیں وگرنہ سلیم
وہ بالیقیں دلِ اہلِ نظر میں رہتا ہے

سلیم شاہجہانپوری

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوب آسٹریلیا

شعوری طاقت سے چلنے والے ہوائی جہاز

آج کل پائلٹ ایک ایسے انقلابی سسٹم پر تجربات کر رہے ہیں جو آخر کار انہیں اس قابل بنا دے گا کہ وہ محض اپنی شعوری طاقت (Mind Power) کے بل پر ہوائی جہاز چلایا کریں گے۔ کسی گیئر یا سوئچ کو ہاتھ نہیں لگانا پڑے گا۔

امریکہ کے ایک فوجی ہوائی اڈے پر اس ایجاد پر تجربات ہو رہے ہیں جس کے نتیجہ میں پائلٹ بغیر ہاتھ ہلائے جہاز کو زمین سے بلند کر سکے گا، اڑا سکے گا اور زمین پر اتار سکے گا۔

ڈاکٹر اینڈریو جنکر (Dr Andrew Junker) جو الیکٹریکل انجینئر ہونے کے ساتھ انسانی اعصاب کے ماہر (Neuro-physiologist) بھی ہیں، گزشتہ پچیس سال سے ایک ایسے منصوبہ پر کام کر رہے ہیں جس کا مقصد ایسی مشینیں ایجاد کرنا ہے جو محض سوچنے کی طاقت سے کام کیا کریں گی۔ یعنی انسان کی توجہ ہی مشین کو چلانے کے لئے کافی ہوگی، ہاتھ پاؤں نہیں ہلانا پڑے گا۔ اس آلہ کا نام (Cyberlinks Interface) ہے۔ ایک سر کی پٹی (Head Band) انسانی سوچ کو اس آلہ میں منتقل کرے گی جو ریموٹ کنٹرول کی طرز پر مشین کو چلائے گا۔ اس کا پہلا تجربہ ورجن آئی لینڈز (Virgin Islands) کے نزدیک ایک کشتی کو چلانے کے لئے کامیابی کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔

مذکورہ بالا تجربات امریکہ میں OHIO کے ایک فوجی ہوائی اڈے پر کئے جا رہے ہیں۔ وہاں ایک مصنوعی نظام (Simulator) پر تجربات سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ جیٹ ہوائی جہاز بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے محض ذہنی قوت سے بھی چلائے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر جنکر کا کہنا ہے کہ دس بیس سال میں حقیقت کی دنیا میں بھی ہوائی جہاز خیالی و شعوری طاقت کی مدد سے چلائے جا سکیں گے۔

چونکہ اس امر کا امکان ہے کہ پائلٹ ہر وقت اپنی توجہ جہاز پر نہیں رکھ سکے گا اور ادھر ادھر کے خیالات بھی اس کے ذہن میں پیدا ہوں گے لہٰذا اس طرح کے آوارہ خیالات کو جہاز کی مشینوں پر منتقل ہونے سے بچانے کے لئے ایک فلٹر بھی لگا ہوگا اور اگر کہیں پائلٹ کو اونگھ آ جائے اور آلہ محسوس کرے کہ اس کو چلانے والی طاقت کمزور یا ڈھیلی پڑ گئی ہے تو ایک مددگار خودکار نظام جہاز کا کنٹرول سنبھال لے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مسافروں کو ایسے جہاز پر سفر کرنے کے لئے آمادہ کیا جا سکے گا جس کا چلانے والا اونگھ یا نیند کا شکار ہو سکتا ہو۔

جب اس طرح کا آلہ ایجاد ہو جائے گا تو وہ کاروں، ٹرینوں، کارخانوں، گھروں اور ہسپتالوں وغیرہ میں بھی استعمال ہو سکے گا۔

سوچنے کی بات ہے کہ وہ خدا جس نے انسان کو ایسی شعوری طاقت عطا کی ہے جس سے جہاز اڑائے اور کنٹرول کئے جا سکتے ہیں کیا وہ خود اپنے ارادہ کی قوت سے محض ایک "کن" کہنے سے کارخانہ عالم میں تیرنے والے کھربوں کھرب ستاروں کو وجود میں لانے اور اڑائے رکھنے پر قادر نہیں ہوگا اور پھر اس قدیر و حکیم خدا کو نہ تو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ کیا ان مادہ پرستوں کے لئے اب بھی یہ سوچنے کا وقت نہیں آیا کہ اس عالم کون و مکاں کا ایک خالق ہے جو حی و قیوم ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13۔ دسمبر تا 19 دسمبر 1996ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکا نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔ پس عمر بڑھانے کا اس سے کوئی بہتر نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمہ دین حق میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے۔ اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش اپوزیشن کی احتجاجی تحریک

بنگلہ دیش کی اپوزیشن جس کی قیادت سابق وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کر رہی ہیں نے حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک شروع کر دی ہے۔ کرپشن اور ناجائز ملازمتیں دینے کے الزمات کے بعد مسز خالدہ ضیاء کھل کر حکومت کے خلاف ڈٹ گئی ہیں۔ ان کی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے گزشتہ روز ڈھاکہ میں حکومت کے خلاف جلوس نکالا۔ مظاہرین نے ڈاؤن ٹاؤن کے علاقہ میں گاڑیوں اور پریس کلب کے قریب کھڑی ہوئی پولیس وین پر پتھراؤ کیا۔ جواب میں پولیس نے آنسو گیس پھینکی اس طرح سے بی این پی اور پولیس میں جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ جو کئی گھنٹے جاری رہیں۔ ان جھڑپوں کے نتیجہ میں متعدد پولیس اہلکاروں سمیت درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ متعدد مظاہرین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بنگلہ دیش کی موجودہ حکومت نے جو گذشتہ 5 سال اپوزیشن میں رہی حالیہ الیکشن سے قریباً دو سال قبل ملک بھر میں شدید ایجی ٹیشن جاری رکھا۔ اس کے قریباً ڈیڑھ صد اراکین پارلیمنٹ نے اپنی سیٹوں سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ پھر جب حکومت نے قبل از وقت الیکشن کا انعقاد کرایا تو اپوزیشن نے انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا یوں حکومت نے دو تہائی اکثریت حاصل کر لی۔ مگر یہ حکومت چند ماہ سے زیادہ نہ چل سکی اور ایک آئینی ترمیم کرنے کے بعد حکومت نے عبوری طور پر دستبرداری اختیار کر کے عام انتخابات کروا دیے ان انتخابات میں حکمران جماعت نے شکست کھائی اور مسز شیخ حسینہ واجد جو عوامی لیگ کی سربراہ ہیں ملک کی وزیر اعظم بن گئیں اور یوں ایجی ٹیشن کے ذریعے حکومت کی تبدیلی کامیاب ہو گئی۔

موجودہ حکومت کو ابھی چند ماہ ہونے کو آئے ہیں اور ابھی سے اس کے خلاف اپوزیشن نے احتجاج اور ہنگامہ آرائی کی سیاست شروع کر دی ہے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ ایسے ہی وقت پر بولا جاتا ہے۔

○○○

بلغراد میں صدر کی طرف سے جوابی مظاہرے

سربیا کے صدر سلوبوڈان مائیلورج نے اپنے خلاف کئی روز کے ہنگاموں کے بعد جوابی کارروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسی جگہ پر اپنے حامیوں کا مظاہرہ کروایا جس جگہ کئی روز سے وہ صدر کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے۔

سربیا کے صدر کی طرف سے اپنے حامی ہزاروں مظاہرین کو سڑکوں پر لانے کے بعد بلغراد میں حکومت کے حامی اور مخالفین کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں ان جھڑپوں میں ایک جگہ فائرنگ کا بھی تبادلہ ہوا جس سے متعدد افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

حزب اختلاف کے لیڈروں نے حکام پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف مظاہروں کو کچلنے کا جواز فراہم کرنے کے لئے ہنگاموں کو ہوا دے رہے ہیں۔ پانچ ہفتے سے صدر سلوبوڈان کے خلاف مظاہرے ہو رہے تھے۔ انہوں نے انتخابات کے ذریعے قائم ہونے والے بلدیاتی اداروں کو توڑ دیا تھا۔

یاد رہے کہ حکومت کی حمایت میں ہونے والے مظاہرے میں شرکت کرنے کے لئے ہزاروں لوگوں کو دیہاتوں سے بسوں میں بھر کر بلغراد لایا گیا تھا۔

○○○

صومالیہ کی مسلم تنظیم کا ایتھوپیا پر حملہ

ایتھوپیا نے کہا ہے کہ اس کی افواج نے سرحد پار سے صومالیہ میں الاتحاد الاسلامی نامی مسلمانوں کی تنظیم کے ایک حملے کو پسپا کر دیا ہے۔ ایتھوپیا کے ایک سرکاری بیان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سرحدی قصبے ڈولو میں ہونے والی لڑائی میں سو سے زائد افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ قصبہ دار الحکومت موگادیشو سے پانچ سو کلو میٹر دور شمال مغرب میں واقع ہے۔ بیان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ سرکاری افواج کا کیا نقصان ہوا ہے۔

○○○

عرب اسرائیل سمجھوتے کے آثار

فلسطینی عربوں اور اسرائیل کے درمیان مغربی کنارے کے قصبوں سے اسرائیلی فوج کی واپسی کے بارے میں طے پانے والے کسی سمجھوتے کے آثار سامنے آئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اسرائیل کی فوجوں کے کلی طور پر انخلا کی بجائے قریباً 80 فیصد علاقے سے اسرائیلی فوج جلد نکل جائے گی۔ مغربی کنارے کے قصبہ ہیبرون سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کا معاملہ کئی ماہ سے فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان نزاع کا باعث بنا ہوا ہے۔ فریقین کے درمیان کئی بار مذاکرات ناکام ہو چکے ہیں۔ اب جو سمجھوتہ طے پایا ہے اس کے تحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلسطینی حکام اسرائیل کی افواج کی جزوی واپسی پر متفق ہو گئے ہیں اور اسرائیل نے بھی اپنی یہ ضد چھوڑ دی ہے کہ اسرائیلی فوج مغربی کناروں کے قصبے سے نہیں جائے گی۔ اس سے فلسطینیوں اور اسرائیلی حکام کے درمیان کشیدگی دور ہونے کی توقع پیدا ہو گئی ہے۔ اس کشیدگی کی وجہ سے فریقین میں جنگ کی باتیں ہو رہی تھیں اور عالمی طاقتوں نے اس میں مداخلت کی تھی۔ امریکہ نے اپنا ایک خصوصی نمائندہ اس کام کے لئے روانہ کیا تھا کہ وہ عربوں اور اسرائیل کے درمیان ثالثی کے فرائض انجام دے اور حالات کو بگڑنے سے بچائے۔

اس مرحلہ میں امن کے امکانات کو تاریک ہونے سے بچانے میں اگر کامیابی ہو گئی تو امکان ہے کہ یہ صورت حال امن مذاکرات کے نئے ادوار جنم دے سکے گی۔ اور شام اور اسرائیل کے درمیان بھی بات چیت شروع ہو سکے گی۔ تاہم امن کے اگلے مراحل بھی سست رفتاری سے طے ہونے کا امکان ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 30- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 متفرق پروگرام۔
2-30 درس کلام الٰہی۔ نمبر 12۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(1995ء)
3-00 متفرق پروگرام۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ نظم مقابلہ۔ ناصرات الاحمدیہ۔(دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ آئیڈیل گھر کی نمائش حصہ دوئم (دوبارہ)۔
8-00 صبح۔اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
10-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ) 96-12-29۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ نظم کا مقابلہ۔ ناصرات الاحمدیہ (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ درس کلام الٰہی۔ (نمبر 12) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل۔ لندن۔(1995)(دوبارہ)۔
1-45 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی از حضرت صاحب کے ساتھ 96-12-30۔
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ "میروڈبا"
9-30 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 ترکی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

منگل۔31۔ دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-12-30 (دوبارہ)۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل پاکستان "میروڈبا" (دوبارہ)۔
8-00 صبح۔اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-12-30 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 95-9-8 (دوبارہ)۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-31۔
8-00 طبی معاملات۔ دمہ حصہ اول۔
9-00 لقاء مع العرب۔(نیا)
10-00 نارویجین پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

بدھ۔ یکم جنوری 1997ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ فزیکل فٹنس
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-31 (دوبارہ)۔
4-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-30 فرنچ پروگرام۔ سیرت از عبد الغنی جہانگیر۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7-00 طبی معاملات۔دمہ حصہ اول (دوبارہ)۔
8-00 صبح۔اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-31 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر۔روسی پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
1-45 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔جسمانی طور پر فٹ ہونا۔
2-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھئے۔
6-00 افریقین پروگرام۔
7-00 (رات) نیچرل کیور۔ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-3
8-00 درثمین۔حصہ 23
8-30 کینیڈین ڈیسک۔تقریر حضرت منشی ظفر احمد صاحب از شیخ عبد الحق صاحب جلسہ سالانہ کینیڈا (1995ء)
9-00 لقاء مع العرب
10-00 فرنچ پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

بقیہ صفحہ 4

پروفیسر کوکس لیولن سمتھ جو کہ سرن کے ڈائرکٹر جنرل ہیں (سرن وہ لیبارٹری ہے جو نیوکلیر فزکس کی تحقیق کے لئے یورپین تنظیم نے قائم کی ہے) نے لکھا

آپ نے سائنس کے لئے اور انٹرنیشنل سائنٹفک اشتراک اور مفاہمت کے لئے جو کوششیں کی ہیں ان کے لئے دنیا بھر کے فزکس کے سائنس دان آپ کے زیر احسان ہیں۔

ہم یہاں "سرن" میں آپ کو ایک معزز دوست سمجھتے ہیں یہ صرف اس لئے نہیں کہ آپ نے جو کام کیا ہے اس نے ہمارے پروگرام پر فیصلہ کن اور مستقل اثر چھوڑا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ان تمام سالوں میں ہم آپ کے انتہائی عقلمندانہ اور خیال افروز مشوروں سے مستفید ہوتے رہے ہیں"

"سرن" کے ایک اور مشہور اور معروف سائنس دان گیبرلے وینزیانو نے اپنے پیغام میں کہا۔

"آپ کا نتیجہ خیز کام دنیا بھر کے نظریاتی طبعیات کے ماہرین اور عملی طبعیات کے ماہرین کے لئے اور خاص طور پر "سرن" میں کام کرنے والوں کے لئے ایک تخلیقی محرک ثابت ہوا ہے۔

اللہ کرے کہ ہمارا یہ پیغام اس سائنس دان اور انٹرنیشنل سائنس میں تعاون کرنے والی شخصیت کو ہمارے انتہائی عزت اور ستائش کے جذبات جو ہم ان کے لئے رکھتے ہیں پہنچا سکے"

پروفیسر جیک سٹین برگر جنہیں فزکس میں اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے 1988ء میں نوبل انعام دیا گیا۔ نے ڈاکٹر سلام کی 70 ویں سالگرہ کے موقعہ پر ان کے اعزاز میں ایک ریویو کیا جس میں وہ کہتے ہیں:۔

الیکٹروویک تھیوری سنہ 1967ء سے لے کر 1972 تک کئے گئے سلام گلاس ہاؤ' ٹی ہافٹ' وین برگ کے خوبصورت کام کی وجہ سے دریافت کی گئی۔ اس تھیوری نے دو بڑے ہدف مکمل کئے۔ اس نے الیکٹرومیگنیٹک اور ویک انٹرایکشن تھیوریوں کو متحد کر دیا۔ اور اس نے ویک انٹرایکشن تھیوری کو دوبارہ قابل استعمال بنا دیا۔

اس کے معرض وجود میں آنے کے بیس سال بعد الیکٹروویک تھیوری تجرباتی طور پر مستحکم ہو گئی ہے۔ اور اسی طرح کی دوسری "گاج تھیوری آف سٹرانگ انٹرایکشن" اور کوانٹم کروموڈایانامکس کے ساتھ مل کر بنیادی ذرات اور ان کے آپس میں تعامل کے سمجھنے کے لئے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔"

پروفیسر سلام نے ایک بھرپور اور فعال زندگی گزاری۔ ان کی کامیابیاں عظیم الشان ہیں۔وہ نہ صرف اس صدی کے سب سے بڑے سائنس دانوں میں سے ایک تھے بلکہ وہ ایک ہمہ پہلو شخصیت تھے۔ تیسری دنیا کے سائنس' ٹیکنالوجی' تعلیم' تاریخ' فلاسفی' مذہب' اقتصادیات' سیاست کلچر اور دیگر عام مسائل پر ان کے خیالات بہت اہم' خیال افروز' اور بہت قیمتی تھے۔ سائنس کے علاوہ ان دوسرے میدانوں میں بھی ان کا علم و فضل مثالی تھا۔ انہوں نے اپنے بے شمار مضامین اور رپورٹس' میں ترقی پذیر ملکوں کے لیے ایسا لائحہ عمل چھوڑا ہے جس پر عمل کر کے یہ ممالک اپنی صدیوں کی پسماندگی پر قابو پا سکتے ہیں۔ انہوں نے حکومتوں اور حکمرانوں کو مشورہ دیا کہ وہ سائنس کو ترقی دیں اور پھر اس کو اشیاء اور سروسز کی پیداوار کا ذریعہ بنائیں اور اس طرح سے اپنے اپنے ملک کو پر امن اور خوشحال بنائیں۔

پروفیسر سلام اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ لیکن ان کا علمی ورثہ ہم میں موجود ہے۔ ان کے کام اور ان کے خیالات تک ہم ان کی تصنیفات کے ذریعے رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ آیئے ہم ان کو استعمال میں لائیں آیئے ہم ایسا ماحول پیدا کریں جس میں علم اور خاص طور پر سائنس کو پھلنے پھولنے کا موقعہ مل سکے۔ آیئے ہم ایک ایسا ماحول پیدا کریں جس میں سلام جیسے لوگ پیدا ہو سکیں۔ اور پھر ان کو اپنے ہی ملک میں ترقی کرنے کا موقعہ دیں۔ یہی بات ڈاکٹر سلام کی یاد کو بہترین رنگ میں قائم رکھنے والی ہوگی۔

بقیہ صفحہ 1

وقت آگے پیچھے دائیں بائیں دوڑے پھرتے ہیں۔ اور یہ پھولوں کی سیج پر چل کر نہیں بلکہ نوکیلے اور دردناک کانٹوں سے گزر کر آگے بڑھے ہیں ہندوستان کے دیگر علاقوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اتر پردیش سے دس ہزار' صوبہ پنجاب سے پانچ ہزار' کرناٹک سے پانچ ہزار' ہریانہ سے 363 بیعتیں ملی ہیں۔ جو صوبے ابھی بیدار نہیں ہوئے ان کا بھی حضرت صاحب نے ذکر فرمایا ان میں بہار' اڑیسہ' مہاراشٹر اور تامل ناڈو ہیں۔

حضرت صاحب نے جوش وجذبہ سے معمور گرجدار آواز میں فرمایا آپ نے اس زمانے کی تقدیر کو ضرور بدلنا ہے۔ خدا نے آپ کو اس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ آپ شاہد' مبشر اور نذیر بن کر بے خوف ہو کر دنیا کو حیات نو بخشنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ صدی وہ عظیم الشان فتوحات لائے گی کہ اگلی صدی خود بخود اس کے قدموں میں جھک جائے گی۔

آخر میں حضرت صاحب نے ساری دنیا کے احمدیوں کی طرف سے قادیان کے جلسے میں شامل ہونے والوں کو سلام اور جلسے کی مبارکباد پیش کی اور آخر میں اہل ربوہ کا بے حد محبت سے گلوگیر آواز میں ذکر فرمایا۔ اور دعا سے قبل اس لندن کے جلسہ میں موجود اہل افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کے بعد یہ اپنی آواز اور انداز سے دینی گیت گائیں۔ چنانچہ دعا کے بعد اہل افریقہ نے اپنے مخصوص انداز میں دینی نعرے بلند کئے اور دینی گیت سنائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد کھوکھر صاحب آف سوئٹزرلینڈ کی بچی کے دل کا دوسرا اپریشن ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-12-21 کو بیٹی سے نوازا ہے بچی مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب ولد چوہدری حاکم علی صاحب چک نمبر 9 پنیار ضلع سرگودھا کی پوتی ہے اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم امان اللہ صاحب مربی سلسلہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 19 دسمبر 1996ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو "وقف نو" کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چوڑا سکھر ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم شیخ محمد اسحاق صاحب آف کوئٹہ کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی درخواست دعا ہے۔

آپ کا خط ملا

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب لکھتے ہیں۔

الفضل مورخہ 96-12-22 کے صفحہ 5 پر "جماعت احمدیہ بھارت کا ڈاکٹر عبد السلام کی وفات پر تعزیتی پیغام" شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک سہو ہے۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ مکرم حکیم فضل الرحمان صاحب (ابن حضرت حافظ نبی بخش صاحب) کی ہمشیرہ تھیں۔ یہاں سہواً دختر لکھا گیا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور کی والدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی صاحب اسسٹنٹ کنٹرولر سی ایم اے مورخہ 24-دسمبر 1996ء کو لاہور میں بوجہ ہارٹ فیل وفات پا گئیں۔

اگلے روز مورخہ 25-دسمبر کو دار الذکر میں ان کے بڑے بیٹے مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا جس میں لاہور کے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ بعد ازاں اسی روز ربوہ بیت مبارک میں بعد عصر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔

موصوفہ موصیہ تھیں۔ اور 62 سال کی عمر میں موصوفہ نے وفات پائی۔ موصوفہ کا بڑا بیٹا مربی ہے جبکہ تین بچے نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں یا بجا لا چکے ہیں۔

محترم مجید احمد بشیر صاحب ایم ایس سی 9 سال تک غانا میں۔ محترم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب 6 سال تک تنزانیہ میں خدمت بجا لا چکے ہیں جبکہ محترم مظفر احمد مبشر صاحب ایم ایس سی آج کل گیمبیا میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

ربوہ میں اجتماعی وقار عمل

3-جنوری 1997

○ صدران محلہ اور جملہ احباب و خواتین ربوہ سے درخواست ہے کہ مورخہ 3-جنوری 1997ء بروز جمعہ صبح 8 تا 9 بجے وقار عمل کا بہترین اہتمام کر کے ربوہ کی خوبصورتی اور تزئین میں اضافہ کے علاوہ رننگ ٹرافی حاصل کرنے کے مقابلہ میں حصہ لیں۔ (صدر عمومی)

خلافت لائبریری-ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 29- دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبائی محتسب جسٹس ریٹائرڈ منیر خان کو قتل کر دیا گیا۔ وہ ڈیفنس میں واقع اپنی رہائش گاہ سے دفتر جا رہے تھے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے غازی چوک لاہور کے قریب ان کی گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ وہ ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے ان کو 7 گولیاں لگیں۔ حملہ آوروں نے داڑھیاں رکھی ہوئی تھیں اور بازوں پر بیلٹ رکھی تھیں۔ جسٹس موصوف پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈرائیور نے جو شدید زخمی ہوا ہے۔ زخمی ہونے کے باوجود گاڑی بھگا لیجانے کی کوشش کی۔ حملہ آوروں نے چلتی گاڑی پر فائرنگ جاری رکھی۔

○ مقتول جسٹس ریٹائرڈ منیر خان 1981ء سے 1994ء تک لاہور ہائی کورٹ کے جج رہے۔ دو سال سپریم کورٹ کے ایڈہاک جج رہے۔ 22۔ نومبر 1996ء کو انہیں صوبائی محتسب مقرر کیا گیا مقتول جج نے اپنے پیچھے دو بیوائیں اور 15 بچے چھوڑے ہیں۔

○ کراچی میں مقامی عدالت کے باہر پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے سینکڑوں کارکنوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ ایم کیو ایم کے حامی قاتل قاتل بابر قاتل کے نعرے لگاتے رہے۔ مظاہرین نے عدالت کا فرنیچر توڑ ڈالا۔ مسٹر نصیر اللہ بابر اس علاقے میں اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرانے کے بعد خود پیش ہونے آئے تھے۔

○ صدر مملکت نے صوبائی محتسب کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کرنے اور اعلیٰ شخصیات کی حفاظت کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر نواز شریف نے صوبائی محتسب کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جسٹس منیر کو الیکشن سے خوفزدہ لوگوں نے قتل کرایا ہے۔ بھرپور مزاحمت کریں گے۔ کوئی جمہوریت دشمن انتشار پھیلانے میں کامیاب ہو گیا تو وفاقی ڈھانچہ متاثر ہو گا۔ نواز شریف نے مدینہ منورہ سے یہ بیان جاری کیا ہے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے الیکشن کے لئے فوج بلائی جائے گی 10 جماعتیں بھی الیکشن کا بائیکاٹ کر دیں پھر بھی الیکشن وقت پر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ نگران حکومت میں شامل کئی مقتدر شخصیات کے رشتہ دار بھی الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اس لئے فوج کا بلایا جانا ضروری ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ فوجی افسروں کو سمری ٹرائل کے ذریعے سزا دینے کے اختیارات بھی حاصل ہوں گے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ مارشل لاء کا کوئی امکان نہیں انہوں نے کہا کہ اپنے عہدے کی مدت میں اضافے کے لئے ریفرنڈم نہیں کرائیں گے۔ الیکشن کرانا ہماری آئینی ذمہ داری ہے۔ عوام کو اس حال میں پہنچانے والوں کو جہنم رسید کر دیں گے۔ لوگ انتخابات سے پہلے احتساب چاہتے ہیں۔ مسلم لیگ یا پیپلز پارٹی کو انتخابات کا بائیکاٹ نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ نادہندہ امیدواروں کے سٹے آرڈر کو چیلنج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میرے استعفے کی خبریں بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم عدالت میں نادہندگان کے خلاف یہ موقف اختیار کریں گے کہ نادہندگان کو حکم امتناعی جاری کرنے اور الیکشن لڑنے کی اجازت دینے سے احتساب کا عمل متاثر ہو گا۔ اس لئے ان کے کیسز پر نظر ثانی کی جائے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ لوگوں کی خواہش ہے کہ میرے اور صدر کے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں مالیاتی بحران پہلے سے موجود تھا۔ اور جاری ہے یہ فروری نہیں کہ آئندہ 25 ارب ہی کے ٹیکس عائد کئے جائیں۔

○ صدر مملکت نے پروفیسر عبدالوحید اور جسٹس سردار محمد ڈوگر (ریٹائرڈ) کو وفاقی شرعی عدالت کا جج مقرر کر دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف ریفرنس کی تیاری کے لئے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ ایوان وزیر اعظم میں پولیو بیلٹ کی تعمیر اور میاں بیوی کے اخراجات اور ذرائع آمدنی کی بھی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

○ نگران وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ پنجاب کے تمام بڑے بڑے شہروں میں موٹر سائیکل کی ڈبل سواری پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ صرف بارہ سال کی عمر تک بچے اور خاتون کو اجازت ہو گی۔

○ سیہون ایکسپریس میں آتشزدگی سے 4۔ افراد جل کر ہلاک ہو گئے جبکہ 11 کی حالت تشویشناک ہے۔ سیہون شریف جانے والے زائرین اپنے کھانے کے لئے گاڑی کے اندر دیگ میں گوشت پکا رہے تھے کہ چولہا جلانے سے آگ بھڑک اٹھی۔ چار بوگیاں جل کر خاکستر ہو گئیں۔

○ کسان بورڈ بلوچستان نے واپڈا کے رویے کے خلاف ہڑتال کی اپیل کی جو جزوی طور پر کامیاب رہی۔ ٹرینوں کی آمد و رفت معطل ہو کر رہ گئی۔ بیشتر علاقوں میں ٹریفک معمول کے مطابق رہی۔ کوئٹہ مستونگ اور قلات کراچی شاہراہ پر ہر قسم کی ٹریفک بند رہی۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ "عمران سے مقابلے پر نواز شریف کی چیخیں کیوں نکل رہی ہیں" نواز شریف گروپ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔ سیاست میں اخلاقیات کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ نیشنل بیورو آف انوسٹی گیشن کے مطابق پی پی حکومت کے دوران سندھ میں جرائم پر قابو پانے میں کامیابی ہوئی ہے۔

○ سرحد کے قومی رہنماؤں سمیت 432 سیاستدان واپڈا کے نادہندہ نکلے۔ مجموعی طور پر یہ رقم 5 کروڑ روپے ہے۔ واپڈا نے یہ فہرست الیکشن کمیشن کے سپرد کر دی ہے۔

○ صدر اور نگران وزیر اعظم کے درمیان اختلافات کے پیش نظر نئے بحران کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ سیاسی مبصرین مارشل لاء کی قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔ نئے نگران سامنے آسکتے ہیں۔ صدر کی تقریر کے برعکس اسی روز نگران وزیر اعظم نے اپنی تقریروں میں بار بار اعتراف کیا کہ حکومت بدعنوانی کے ثبوت فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی
خرید و فروخت کا قابل اعتماد
ادارہ
ڈالر ریٹ
پروپرائیٹر: ملک عبدالصمد
آفس نمبر 8-6 گیلری نمبر 4
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ
فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائل: 0300-661524

کوٹھی و گائنی کلینک
برائے فوری فروخت
چار بیڈ اٹیچ باتھ، اعلیٰ ترین فٹنگ بمعہ گیزرز، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج، سٹڈی روم، سائیڈ روم، سٹنگ روم، جدید ترین کچن، سرونٹ روم بمعہ باتھ، سٹور روم، کار پورچ، سرسبز لان، پختہ صحن، پانی دو لائنیں، بجلی دو لائنیں، ٹیلی فون دو لائنیں، گیس سلنڈر چار عدد، جنریٹر ایک عدد، اے سی ایک عدد، فلی فرنشڈ (HOLLOW WALLS) کے ساتھ، جدید طرز تعمیر، بمع ایک عدد گائنی کلینک گزشتہ آٹھ سال سے چلتا ہوا جس میں ویٹنگ بمعہ دو عدد، لیبر روم، آفس و ایگزامینیشن روم ایڈمشن روم دو عدد، صحن دو عدد، کار پلاٹ رقبہ 1/2 کنال، پختہ سڑک پر واقع سرگودھا روڈ سے ملحقہ دریائے چناب کے نئے پل اور بس سٹینڈ کے قریب تر۔ برائے رابطہ
منیر احمد ملک و ڈاکٹر فہمیدہ منیر
12/1 دارالیمن شرقی ربوہ
فون: 04524-212426

پاک گولڈ سمتھ ربوہ اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون: 212750 - 212850

ذکر الٰہی کیجئے
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو طلب کرتی ہے
تندرستی، طاقت اور توانائی کے لئے
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
طب یونانی کے مایہ ناز ادویہ!
● زد جام عشق خاص ● زد جام عشق
● کشتہ چاندی کی گولیاں ● نواب شاہی
● شباب آور موتی ● تاز خیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212439 - 211434 (04524)

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا ۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ نرینہ اولاد کی خواہش ۔ ماہواری ۔ ورم و لیکوریا
یا اس کی بے قاعدگی ۔ بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر ۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ
پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جینٹس
کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1
ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244